© rasailojaraid.com

امام ابوبکر جصاص رازی

(مولانا نسیم احمد قاسمی ' پھلواری شریف)

نام احمد بن علی بن الحسین بن شہریار الرازی رحمہ اللہ" کنیت ابوبکر اور لقب جصاص رحمہ اللہ ہے۔(۱) صاحب کشف الظنون نے آپ کے تین نام ذکر کئے ہیں۔ احکام القرآن کا ذکر کرتے ہوئے محمد بن احمد المعروف بالجصاص الرازی رحمہ اللہ، شرح ادب القاضی للخصاف کے ذیل میں احمد بن علی اور مختصر کرخی کی شروح کا تذکرہ کرتے ہوئے محمد بن علی تحریر کیا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ آپ کا نام احمد بن علی ہے۔(۲) جصاص رحمہ اللہ لقب پڑنے کی وجہ سمعانی نے یہ لکھی ہے کہ آپ کے یہاں "گچ" کا کام ہوتا تھا اس لئے جصاص رحمہ اللہ کہا جاتا ہے۔ اور رازی رحمہ اللہ خلاف قیاس "رے" کی طرف منسوب کر کے کہا جاتا ہے۔(۳)

امام ابوبکر رازی رحمہ اللہ کی ولادت ۳۰۵ھ میں "رے" شہر میں ہوئی جو اس وقت علم وفکر کا مرکز اور علماء وفقہاء کا مولد ومسکن تھا" رے" شہر کے متعلق علامہ اصطخری کا بیان ہے کہ "رے" اصبہان سے آبادی کے لحاظ سے بڑا ہے۔ "رے" کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ۲۰ھ میں عامل کوفہ کو تحریر فرمایا کہ عروۃ بن زید الخیل الطائی کو آٹھ ہزار فوج کے ساتھ "رے" فتح کرنے کیلئے بھیج دو" انہوں نے حکم کی تعمیل کی، حضرت عروۃؓ نے "رے" پر لشکر کشی کی اور اہل ری سے قتال کے بعد فتحیاب ہوئے(۴) صاحب فوائد البہیہ نے آپ کا مولد "بغداد"(۵) اور صاحب تذکرۃ الحفاظ نے "نیساپور" کو قرار دیا ہے۔(۶)

تعلیمی سفر کا آغاز

امام ابوبکر رازی رحمہ اللہ نے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز اپنے وطن "رے" سے کیا، جہاں بڑے بڑے ماہرین فن موجود تھے، امام کی علمی نشوونما میں "رے" کا بڑا دخل ہے۔ آپ بیس سال تک "رے" میں رہ کر وہاں کے علماء وفقہاء سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ پھر خیال ہوا کہ وطن سے نکل کر اپنی علمی تشنگی دور کی جائے، چنانچہ حصول علم کی خاطر بیس سال کی عمر میں آپ نے سب سے پہلا سفر ۳۲۸ھ میں بغداد کا کیا۔ بغداد اس وقت فقہ حدیث اور دیگر علوم عربیہ کا عظیم مرکز تھا۔ نامور علماء اور محدثین واردین وصادرین کی علمی تشنگی دور کرنے میں مصروف تھے۔ بغداد میں آپ کو امام ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ سے شرف تلمذ حاصل ہوا، امام کرخی رحمہ اللہ کے تفقہ نے امام رازی رحمہ اللہ کو ان کا گرویدہ بنادیا۔ بغداد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں کچھ دن قیام کرنے کے بعد آپ "اہواز" چلے گئے اور وہاں کے علماء سے کسب فیض کیا۔ پھر بغداد واپس آگئے اور اپنے شیخ ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہ کر ان سے استفادہ کرتے رہے۔ اسی اثناء میں حاکم نیساپوری رحمہ اللہ "بغداد" آئے تو امام ابوبکر رازی رحمہ اللہ ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ کی رائے اور ان کے مشورے سے حاکم نیساپوری رحمہ اللہ کے ساتھ نیساپور چلے گئے۔ آپ نیساپور میں حصول علم میں منہمک اور ہمہ تن مشغول تھے کہ مشفق استاد امام ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی، ان کی وفات کی خبر پاکر آپ ۳۴۴ھ میں بغداد واپس آگئے اور اپنے شیخ کی مسند تدریس پر متمکن ہوگئے(۷)

اساتذہ حدیث

امام ابوبکر رازی رحمہ اللہ جہاں فقہ اور اصول فقہ میں مہارت، درک اور ید طولی کے حامل ہیں۔ وہیں علم حدیث میں بھی اپنا ایک اہم اور نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے علم حدیث کی سماعت وروایت بڑے بڑے نامور محدثین اور ماہرین جرح و تعدیل سے کی جن میں السری بن خزیمہ، ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ، عثمان بن سعید دارمی، ابوقلابہ، عبداللہ بن احمد، حسن بن سلام اور ابراہیم بن عبداللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان میں سے ہر ایک فرد اپنے وقت کا ماہ کامل تھا اور علم حدیث میں ید طولی رکھتا تھا۔ ان کی صحبت نے آپ کے اندر بھی علم حدیث میں کمال پیدا کیا، اور آپ محدثین کے حلقہ میں محدث نیساپور کے معزز لقب سے یاد کئے جانے لگے(۸)

احکام القرآن میں آپ نے زیادہ تر احادیث عبدالباقی بن قانع سے روایت کی ہیں۔(۹)

آپ کے اساتذہ حدیث کی فہرست سے اندارہ لگایا جاسکتا ہے کہ علم حدیث میں آپ کا کیا مقام اور رتبہ ہے۔

اساتذہ فقہ

آپ نے فقہ کی تعلیم امام ابوسہل اور امام ابولسن کرخی رحمہ اللہ سے حاصل کی، امام کرخی رحمہ اللہ سے آپ اس قدر متاثر ہوئے کہ تاحیات ان سے وابستہ رہے، اور ان کی وفات کے بعد ان کے جانشین قرار پائے(۱۰)

تلامذہ

تحصیل علم سے فراغت پاکر، اور ہر فن میں کمال پیدا کرنے کے بعد آپ سرزمین بغداد میں اپنے استاد ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ کی مسند درس تدریس پر جلوہ افروز ہوگئے۔ آپ کا علمی شہرہ جلد ہی دور دور ہونے لگا، اور فقہ وحدیث دونوں کے امام تسلیم کئے جانے لگے، اکناف عالم سے تشنہ گان علوم نبوت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جوق در جوق بغداد آکر آپ کے حلقہ درس میں شامل ہونے لگے، بیک وقت سنیکڑوں افراد آپ کے درس میں شریک ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے اور حدیث وفقہ میں کمال پیدا کرتے۔

آپ سے احادیث کی سماعت اور روایت کرنے والوں میں آپ کے رفیق خاص ابوعبداللہ بن الاخرم، ابوعلی الحافظ، ابو عمرو بن حمدان، ابواحمد حاکم سہل بن عثمان، عبدالعزیز بن یحیٰ المدنی اور احمد بن منیع سر فہرست ہیں۔(۱۱)

اور فقہ کی تعلیم حاصل کرنے والوں میں ابوبکر احمد بن موسیٰ الخوارزمی، ابوعبداللہ محمد بن یحیٰ الجرجانی شیخ القدوری، ابوالفرج احمد بن محمد، ابوجعفر محمد بن احمد النسفی، ابوالحسن محمد بن احمد الزعفرانی، ابوالحسین الکماری، قابل ذکر ہیں۔(۱۲)

زھد و تقوی

ایک عالم دین کا سب سے بڑا وصف اور اعلیٰ کمال یہ ہے کہ وہ زہد و تقوی اور خشیت الٰہی کی دولت بے بہا سے مالامال ہو، علم والوں کی کیفیت قرآن ان الفاظ میں بتاتا ہے:

انمایخشی اللہ من عبادہ العماء (سورہ فاطر:۲۸)

بیشک اللہ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں۔

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ رازی رحمہ اللہ جہاں علوم ومعارف میں یگانہ روزگار تھے، وہیں اپنے وقت کے بڑے زاہد، عارف، عابد، متقی اور سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والے تھے۔ خطیب بغدادی نے آپ کے زہد وتقوی کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

آپ اپنے وقت میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کے امام اور زہد وتقوی یں مشہور تھے، آپ کو عہدہ قضاء کی پیش کش کی گئی، مگر آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا، دوبارہ لوگوں نے آپ کو قضا کی ذمہ داری سونپنی چاہی مگر آپ کنارہ کش رہے۔(۱۳)

علامہ صمیری نے آپ کے متعلق تحریر کیا ہے:

امام ابوبکر جصاص رازی رحمہ اللہ زہد وورع میں متقدمین کے نقش قدم پر تھے(۱۴)

علامہ ابن العماد الحنبلی کی آپ کے متعلق شہادت ہے:

آپ زہد اور دینداری میں مشہور تھے، آپ کے سامنے قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا مگر آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا(۱۵)

علامہ عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے:

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ زہد وورع میں اپنے شیخ ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ کے نقش قدم پر تھے۔(۱۶)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عہدہ قضا کے قبول کرنے سے انکار

امام ابوبکر جصاص رازی رحمہ اللہ نے جس دور میں آنکھیں کھولی تھیں، اسلامی حکومت کی برکات سے دنیا فیض یاب ہو رہی تھی۔ علماء اپنے فضل و کمال کو بادشاہ کے قرب کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتے، اور عہدہ قضا کی پیش کش ان کے لئے مسرت کا باعث ہوتی۔ مگر امام رازی رحمہ اللہ اپنے کو اہل دنیا اور اہل ثروت سے دور رکھتے، دنیا پرستوں سے ان کی طبیعت کو سخت نفور تھا، ان کے علمی فضل و کمال اور زہد وورع کا اثر خلیفۃ المسلمین پر بھی تھا۔ انہیں قاضی القضاۃ کا عہدہ دوبار پیش کیا گیا مگر ہر بار انھوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ امام ابوبکر بھری نے اس سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا ہے، لکھتے ہیں:

فضل بن جعفر المقتدر باللہ مطیع نے مجھے قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز کرنا چاہا، خلیفہ کے قاصد ابوالحسن بن ابی عمرو الشیبانی تھے، میں نے اس منصب کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ رازی رحمہ اللہ کا مشورہ دیا کہ انہیں اس عظیم منصب پر فائز کیا جائے وہ اس کے زیادہ اہل ہیں۔ چنانچہ خلیفہ کے قاصد نے انہیں اس عہدہ کی پیش کش کی، اور مجھ سے اس سلسلہ میں معاونت چاہی، امام رازی رحمہ اللہ نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا، میری جب ان سے تنہائی میں گفتگو ہوئی تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ مجھے اس منصب کے قبول کرنے کا مشورہ دیتے ہیں، میں نے کہا کہ آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔ خلیفہ کے قاصد حسن بن عمرو نے دوبارہ انہیں یہ عہدہ پیش کیا۔ اور میں نے ان کی مدد کرنی چاہی، تو انھوں نے کہا کہ کیا میں نے آپ سے مشورہ نہیں کیا تھا؟ تو آپ نے اس سے کنارہ کش رہنے کا مشورہ دیا۔ یہ سن کر خلیفہ کا قاصد برہم ہو کر کہنے لگا کہ آپ خود ایک شخص کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کو اس منصب کی پیش کش کی جائے اور پھر اس شخص سے کہتے ہیں اسے قبول مت کرنا۔ میں نے کہا کہ اس سلسلہ میں میرے سامنے حضرت انس بن مالک بن انس کا اسوہ موجود ہے کہ انھوں نے اہل مدینہ کو مشورہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں قاری نافع کو امام بنائیں اور خود نافع سے کہا کہ وہ اس منصب کو قبول نہ کریں۔ جب ان سے کہا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ تو انھوں نے جواب دیا کہ میں نے تم لوگوں کو نافع کو امام بنانے کا مشورہ بایں وجہ دیا کہ میری نگاہ میں اس جیسا کوئی دوسرا شخص اس منصب کا اہل نہیں ہے۔ اور ان کو علحدہ رہنے کا مشورہ یوں دیا کہ جب وہ اس منصب کو قبول کرلیں گے تو ان کے بہت سے حاسد اور دشمن پیدا ہو جائیں گے، اسی طرح میں نے آپ کو امام ابوبکر جصاص رازی رحمہ اللہ کو منصب قضا پر فائز کرنے کا مشورہ دیا کیوں کہ میں ان سے زیادہ اس کا اہل کسی کو نہیں پاتا اور ان کو [illegible] کا حکم دیا کیوں کہ علحدگی ہی میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کے لئے سلامتی اور عافیت ہے۔(۱۷)

امام جصاص رحمہ اللہ کے اس موقف سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انہیں دنیا اور دنیا کے مال و متاع سے کس قدر نفور تھا، اس عہد میں اس طرح کے مناصب پر جو کوئی شخص فائز ہوتا، تو اس کے حاسدین اور دشمن پیدا ہوجاتے، جو طرح طرح سے اسے رسوا اور بدنام کرنے کی سعی کرتے۔ اس لئے محتاط علماء حکومت سے علحدہ رہ کر کتاب وسنت کی ترویج واشاعت میں منہمک رہتے، امام جصاص رحمہ اللہ کے شیخ ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ کو بھی منصب قضا کی پیش کش کی گئی مگر قبول کرنے سے انکار کردیا۔ امام کرخی رحمہ اللہ اس بارے میں اتنے سخت تھے کہ جب ان کے تلامذہ میں سے کوئی اس طرح کا منصب قبول کرتا تو اس سے اپنے تعلقات ختم کرلیتے۔ ان کے ایک شاگرد ابوالقاسم علی بن محمد التنوخی کسی جگہ کے قاضی بن گئے۔ جب امام کرخی رحمہ اللہ کو اس کا علم ہوا تو ان سے قطع تعلق کرلیا، اور خط و کتابت کا سلسلہ بند کردیا۔ اور جب وہ بغداد آئے تو شیخ نے ملنے کی اجازت نہیں دی۔ پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو فرمایا کہ میرا اور اس کا فقروفاقہ میں ساتھ تھا۔ اور اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ یومیہ اس کے دسترخوان پر دو دینار صرف کئے جاتے ہیں۔(۱۸)

علم حدیث میں مقام

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ جس عہد میں پیدا ہوئے وہ عہد علم حدیث اور علم فقہ کا عہد شباب تھا، بڑے بڑے محدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تدوین وتبویب اور اس کے بال و پر سنوارنے میں ہمہ تن مشغول تھے، جن میں ائمہ جرح و تعدیل، احادیث کے غوامض و علل کے ماہرین بھی تھے، اور ان میں اصحاب سنن و جوامع بھی تھے، السری بن خزیمہ، محدث ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ، صاحب سنن دارمی عثمان بن سعید دارمی جیسے شیوخ حدیث کی صحبت میں رہ کر آپ نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی سماعت وروایت کی، اور علم حدیث میں کمال و درک پیدا کیا۔ آپ جس طرح طبقہ فقہاء میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح محدثین کے درمیان بھی آپ بڑی عظمت رکھتے ہیں۔ اور علم حدیث میں اپنے کمال کی وجہ سے اہل علم کے نزدیک محدث نیساپور، کے معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہیں، صاحب تذکرہ الحفاظ نے آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

الحافظ الامام محدث نیسابور(۱۹)

علامہ شمس الدین ذہبی نے آپ کے حالات بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

الامام الحافظ العلامۃ الناقد ابوبکر(۲۰) کہ آپ امام، حافظ حدیث، علامہ اور ناقد تھے،

محقق ابن عقدہ نے آپ کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے۔(۲۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محمد بن عبدالباقی الزرقانی نے مواہب اللدنیہ کی شرح میں آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

ابوبکرالرازی رحمہ اللہ احمد بن علی بن حسین الامام الحافظ محدث نیسابور من ائمہ الحنفیۃ سمع ابا حاتم وعثمان الدارمی (۲۲)

امام حافظ، محدث نیسا پور ابوبکر رازی رحمہ اللہ احمد بن علی بن حسین ائمہ احناف میں سے ہیں، حدیث کی سماعت ابوحاتم اور عثمان الدارمی سے کی۔

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ کی حدیث میں کوئی مستقل تصنیف کا پتہ نہیں چلتا ہے، تاہم ان کی کتاب احکام القرآن سے جہاں ان کا فقہی رتبہ، اور فقہی بصیرت، مذاہب علماء سے واقفیت، اور فن تفسیر میں مہارت کا پتہ چلتا ہے وہیں احکام القرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ امام جصاص رحمہ اللہ تبحر فی الحدیث، احادیث کی تحقیق و توضیح، اس کے علل و غوامض کی معرفت اور فن اسماء الرجال میں کمال کے لحاظ سے بڑے بڑے محدثین کے ہم رتبہ ہیں۔ احکام القرآن فقہ وحدیث دونوں کا سنگم ہے اسی لئے اہل علم کے درمیان اس کی پزیرائی ہوئی۔ امام جصاص رحمہ اللہ کا طرز نگاش یہ ہے کہ پہلے آیت قرآنی ذکر کرتے ہیں، پھر اس کے تحت مسائل اور ائمہ کے مذاہب بیان کرتے ہیں اور پھر احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

امام جصاص رحمہ اللہ بحیثیت فقیہ

امام صاحب رحمہ اللہ مذاہب ائمہ کی معرفت میں ید طولی رکھتے ہیں، ائمہ اربعہ کے علاوہ ان ائمہ کے مذاہب سے بھی پوری طرح واقف ہیں جن کے مذاہب مدون نہیں ہوئے ہیں، چنانچہ احکام القرآن میں ائمہ اربعہ کے علاوہ ابن ابی لیلی، ثوری، حسن بن صالح، عبداللہ بن الحسب العنبری اور امام اوزاعی کے مذاہب شرح وبسط کے ساتھ ذکر کئے ہیں۔ یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جو تمام ائمہ کے مذاہب پر عمیق نظر رکھتا ہو۔ اہل علم کے نزدیک آپ کی فقاہت اور مجتہدانہ شان مسلم ہے۔ صاحب معجم المؤلفین نے آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

امام ابوبکر فقیہ اور مجتہد تھے (۲۳)

علامہ ابن العماد الحنبلی نے کہا ہے کہ آپ فقیہ تھے (۲۴)

علامہ ابوالفرج ابن الجوزی کا بیان ہے:

ابوبکر رازی رحمہ اللہ اپنے وقت کے فقیہ اور اہل الرای کے پیشوا تھے، اور زہد وورع میں مشہور تھے۔ (۲۵)

ائمہ احناف کے نزدیک امام جصاص رحمہ اللہ کے اقوال اور ان کی آراء بڑی اہمیت رکھتی ہیں، بطور استدلال انھیں پیش کیا جاتا ہے، صاحب طبقات السنیہ نے آپ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام رازی رحمہ اللہ بڑی شان والے ہیں، جصاص رحمہ اللہ سے معروف ہیں جو ان کا لقب ہے، ہمارے ائمہ کی کتابیں اور کتب تاریخ ان کے ذکر سے بھری ہیں، صاحب علامۃ النتاوی نے "دیات اور شرکتہ" میں "جصاص رحمہ اللہ" کے لفظ سے آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ اور بعض فقہاء نے رازی جصاص کہہ کر آپ کی رائے نقل کی ہے۔

صاحب قنیہ نے خواہرزادہ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے:

غبن فاحش (بازار کے عام نرخ سے بہت زیادہ قیمت) کے ساتھ کوئی چیز فروخت کی گئی، تو اس بیع کا کیا حکم ہوگا؟ امام جصاص رحمہ اللہ نے جو ابو بکر رازی کے نام سے معروف ہیں اپنے "واقعات" میں لکھا ہے کہ خریدار کو اس کا اختیار ہے کہ وہ رہن واپس کرکے ادا کردہ قیمت واپس لے لے، اور فروخت کرنے والے کو چاہئے کہ وصول کیا ہوا دام لوٹا دے (۲۶)

امام جصاص رازی رحمہ اللہ اور طبقات فقہیہ

فقہاء احناف کے سات طبقے بیان کئے گئے ہیں، اور امام جصاص رحمہ اللہ رازی رحمہ اللہ کو طبقہ چہارم میں شمار کیا گیا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے، یہ فیصلہ ان کے فقہی مقام کے مناسب نہیں ہے۔ اگر امام صاحب کی تصانیف احکام القرآن وغیرہ کو سامنے رکھ کر ان کا فقہی مقام متعین کیا جاتا تو انہیں طبقہ سوم میں ضرور رکھا جاتا۔ یہ کس قدر ناانصافی ہے کہ شمس الائمہ وغیرہ جو ان کے خوشہ چین ہیں، انہیں تو طبقہ سوم میں رکھا گیا اور امام صاحب کو طبقہ چہارم ہیں۔ علامہ نعمانی امام جصاص رحمہ اللہ کے درجہ و رتبہ کی نشاندہی کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

بعض علماء نے امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ کو "اصحاب تخریج" میں شمار کیا ہے۔ جو اگرچہ اجتہاد کی اہلیت نہیں رکھتے مگر اصول اور مآخذ شرعیہ پر حاوی ہونیکی وجہ سے ائمہ کرام سے منقول کسی مبہم و مجمل قول کی وضاحت کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ مگر بعض دیگر علماء نے امام جصاص رحمہ اللہ کو چوتھے طبقہ میں شمار کئے جانے پر سخت نکیر کی ہے اور کہا ہے کہ ان کو طبقہ چہارم میں رکھنا ان پر ظلم ہے اور انہیں ان کے اصل درجہ سے گرانا ہے۔ جو شخص ان کی تصانیف اور ان کے اقوال و آراء کا تتبع کرے گا وہ اس نتیجہ پر پہونچے گا کہ ابن کمال پاشا وغیرہ نے جن فقہاء کو، مجتہدین فی المسائل، میں شمار کیا ہے مثلاً شمس الائمہ وغیرہ، وہ سب امام رازی رحمہ اللہ کے محتاج اور خوشہ چین ہیں، لہذا وہ زیادہ مستحق ہیں کہ انہیں مجتہدین فی المذہب میں شمار کیا جائے (۲۷)

امام جصاص رازی رحمہ اللہ کی فقہی آراء سے کتب احناف بھری ہوئی ہیں، متاخرین فقہاء ان کے اقوال کو حجت و سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ان کی جلالت شان اور فقاہت کا تقاضا ہے کہ انہیں طبقہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوم میں رکھا جائے جو اگرچہ اصول و فروع میں اپنے امام کے تابع رہتے ہیں مگر غیر منقول مسائل کے احکام اپنے اجتہاد و استنباط سے بیان کرتے ہیں۔

امام جصاص رحمہ اللہ کے فضل و کمال کا اعتراف

ہر دور میں علماء و محدثین اور مورخین نے امام جصاص رازی رحمہ اللہ کے علمی کمالات اور فضل و کمال کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔ اور ان کی علمی خدمات کو داد تحسین دی ہے، ہر مکتب فکر میں وہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، طبقہ محدثین میں حافظ، ناقد اور محدث نیساپور کے معزز القاب سے یاد کئے جاتے ہیں، اور طبقہ فقہاء میں، فقیہ و مجتہد کہے جاتے ہیں اور صوفیاء کی جماعت میں زاہد، عارف اور متقی سے مشہور ہیں۔

امام صاحب کی جلالت شان اور علمی مقام کے اظہار کے لئے چند معروف ائمہ کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کی عظمت کا پتہ لگ سکے۔

سلم الوصول کے مؤلف نے امام صاحب کی مدح سرائی کرتے ہوئے لکھا ہے:

، امام ابو بکر علامہ اور فقیہ تھے، مذہب حنفی کی ریاست بغداد میں ان پر ختم ہو گئی۔ ان کی طرف فقہ کی تعلیم حاصل کرنے والوں کا رجوع عام ہوا۔(۲۸)

تراجم الرجال میں لکھا ہے:

طبقہ فقہاء میں ان جیسا زہد و ورع اور تصنیف کے لحاظ سے نہ تو ان سے پہلے کوئی ہوا اور نہ بعد میں۔(۲۹)

النجوم الزاہرۃ میں ہے:

امام ابو بکر اپنے زمانہ میں احناف کے پیشوا تھے۔(۳۰)

تاریخ بغداد میں ہے:

وہ اپنے وقت میں اصحاب الرای (حنفیہ) کے امام تھے۔(۳۱))

علامہ ابن کثیر کا قول ہے:

ان کے وقت میں مذہب حنفی کی ریاست ان پر ختم ہو گئی، دنیا کے ہر گوشہ سے ان کی طرف طالبان علوم نبوت کا رجوع ہوا۔(۳۲)

خطیب بغدادی کی شہادت ہے:

آپ اپنے زمانہ میں امام ابو حنیفہ کے اصحاب کے پیشوا اور زہد و ورع میں مشہور تھے۔(۳۳)

صاحب تذکرۃ الحفاظ نے لکھا ہے:

آپ حافظ حدیث امام اور محدث نیساپور تھے۔(۳۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابن العماد الحنبلی کا بیان ہے:

مذہب حنفی کی ریاست ان پر ختم ہوگئی۔ زہد اور دیانت داری میں مشہور تھے۔(۳۵)

ابن الجوزی کہتے ہیں:

ابوبکر رازی رحمہ اللہ فقیہ اور اپنے وقت میں اہل الرای کے مقتدا اور زہد وورع میں معروف تھے(۳۶)

علامہ کاسانی نے آپ کو حجۃ الاسلام کہا ہے۔(۳۷)

سانحہ ارتحال

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ کا انتقال ۶۵ سال کی عمر میں مقام طبران میں ۷ ذی الحجہ سن ۳۷۰ھ کو اتوار کے دن ہوا۔ نماز جنازہ آپ کے نامور شاگرد فقیہ ابوبکر خوارزمی نے پڑھائی۔ اور ہزاروں سوگواروں نے اپنے محبوب کے جسد خاکی کو سپرد خاک کیا۔(۳۸)

علامہ زرقانی صاحب مواہب الدنیہ نے آپ کا سنہ وفات سن ۳۰۵ھ (۳۹)

اور علامہ شمس الدین ذہبی نے سن وفات ۳۱۵ھ ذکر کیا ہے(۴۰)

تذکرۃ الحفاظ میں بھی ۳۱۵ھ سنہ وفات لکھا ہے۔(۴۱)

تصانیف

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ فقہاء احناف کے طبقہ مجتہدین فی المذہب، میں شمار کئے جاتے ہیں(۴۲) آپ نے فقہ، تفسیر اور اصول فقہ میں بڑی مفید کتابیں تصنیف کی ہیں، اور مذہب حنفی کی مختصرات کی شروح لکھ کر علماء کے لئے ان سے استفادہ آسان کردیا۔ ان مختصرات کی شروح طبقہ علماء میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ آپ نے جن ائمہ کی مختصرات کی شروح لکھیں ان میں امام محمد بن الحسن الشیبانی اور امام ابوجعفر طحاوی، خصاف اور کرخی رحمہ اللہ ہیں۔

علامہ ابن الندیم نے، الفہرست میں آپ کی پانچ تصنیفات کا تذکرہ کیا ہے، لکھتے ہیں:

آپ کی تصنیفات میں (۱) احکام القرآن (۲) امام محمد بن الحسن کی الجامع الکبیر کی شرح کا نسخہ اول (۳) نسخہ ثانیہ (۴) مختصر طحاوی کی شرح (۵) اور کتاب المناسک ہے۔(۴۳)

علامہ لکھنوی نے شرح اسماء الحسنی، چند فتاوی اور اصول فقہ کے موضوع پر ایک کتاب کا بھی تذکرہ کیا ہے۔(۴۴)

صاحب ہدیۃ العارفین نے ۹ تصنیفات اور چند فتاوی کا تذکرہ کیا ہے۔ جن میں مذکورہ کتابوں کے علاوہ امام خصاف ادب القضاء کی شرح، جامع الصغیر کی شرح، شرح مختصر طحاوی، شرح مختصر کرخی رحمہ اللہ کا ذکر شامل ہے۔(۴۵)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مگر تلاش و تتبع کے بعد امام جصاص رحمہ اللہ کی ۱۲ تصنیفات و شروح کا پتہ چلتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) احکام القرآن:

احکام القرآن، کے نام سے مختلف ائمہ نے کتابیں لکھی ہیں، صاحب کشف الظنون ان کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

احکام القرآن کے نام سے سب سے پہلے امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (م ۲۰۴ھ) نے کتاب تصنیف کی، ان کے بعد شیخ ابوالحسن علی بن حجر السعدی (م ۲۴۴ھ) قاضی ابواسحاق اسماعیل الزدی، البصری (م ۲۸۲ھ) شیخ ابوالحسن علی بن موسیٰ بن یزداد القمی الحنفی (م ۳۰۵ھ) امام ابوجعفر الطحاوی، الحنفی (م ۳۲۱ھ) ابو محمد القاسم بن اصبغ القرطبی (م ۳۴۰ھ) امام ابوبکر احمد بن علی، الجصاص، الرازی، الحنفی (م ۳۷۰ھ) امام ابوالحسن الھراسی الشافعی (م ۵۰۴ھ) قاضی ابوبکر ابن العربی المالکی (م ۵۴۳ھ) اور شیخ عبدالمنعم الغرناطی (م ۵۹۷ھ) نے احکام القرآن کے نام سے کتابیں تصنیف کیں۔ (۴۶)

مگر ان سب میں زیادہ شہرت اور پذیرائی امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ رازی رحمہ اللہ کی احکام القرآن کو ہوئی، چنانچہ احکام القرآن للطبری کے مقدمہ میں، احکام القرآن، کے عنوان سے لکھی جانے والی کتابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

صاحب کشف الظنون نے احکام القرآن، کے نام سے جن کتابوں کا تذکرہ کیا ہے، ان میں شہرت امام جصاص رحمہ اللہ کی احکام القرآن کو حاصل ہوئی ہے۔

احکام القرآن کی خصوصیات

امام جصاص رحمہ اللہ کو احکام القرآن کی مقبولیت و پزیرائی ان خصوصیات کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے جو اسے دیگر کتابوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ مثلاً:

۱۔ احکام القرآن کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ امام جصاص رحمہ اللہ ہر آیت کی مختصر مگر نہایت جامع اور اطمینان بخش تفسیر اور اس کی تشریح و توضیح کر کے قاری پر آیت قرآنی کا مفہوم اور مراد خداوندی واضح کرتے ہیں۔

۲۔ ہر آیت کی تفسیر کے ساتھ امام جصاص رحمہ اللہ ان جملہ احکام کو بیان کرتے ہیں جو ائمہ مجتہدین نے اس آیت سے مستنبط کئے ہیں، اور ساتھ ہی اصول و قواعد کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔

۳۔ متفق علیہ مسائل کے ساتھ مختلف فیہ مسائل اور ان کے دلائل بھی شرح و بسط کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ مذاہب فقہاء ان کے دلائل ذکر کرنے کے بعد ان کے اقوال و مستدلات کے درمیان محاکمہ کر کے راجح، مرجوح صحیح اور ضعیف کو منصفانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ ناسخ ومنسوخ آیات اور آیات کے اسباب نزول کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے۔۶

۶۔ باوجودیکہ امام جصاص رحمہ اللہ فقہ حنفی کے پیروکار ہیں مگر ان کا قلم نہایت معتدل ہے، بڑی فراخدلی کے ساتھ دیگر ائمہ کے مذاہب اور ان کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔

۷۔ احکام القرآن میں امام جصاص رحمہ اللہ نے صرف ائمہ اربعہ کے مذاہب اور ان کے اقوال کے نقل کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ دیگر ائمہ مجتہدین جن کے مذاہب و آراء مدون نہیں ہیں، ان کو بھی بڑی شرح وبسط کے ساتھ ذکر کیا ہے، ائمہ اربعہ کے علاوہ امام جصاص رحمہ اللہ نے امام ابن ابی لیلی ثوری، حسن بن صالح، عبداللہ بن الحسن العنبری، اوزاعی وغیر ہم کے مذاہب اور ان کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔

۸۔ احکام القرآن کی زبان نہایت سادہ، عام فہم اور بڑی دل دلنشین ہے۔ مصنف اپنی بات قاری کے دل میں اتارنے کے لئے آسان سے آسان تعبیر اختیار کرتے ہیں۔(۴۷)

نمونہ کی عبارت:

بطور نمونہ صرف ایک آیت" انما حرم علیکم المیتۃ والدم "کے تحت امام جصاص رحمہ اللہ کی ایک عبارت کا ترجمہ ملاحظ کیا جائے مردہ جانور کی کھال کی دباغت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

،فقہاء کا دباغت کے بعد مردہ جانور کی کھال کے حکم میں اختلاف ہوا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، ان کے اصحاب حسن بن صالح، سفیان ثوری، عبداللہ بن الحسن العنبری، اوزاعی اور امام شافعی دباغت کے بعد اس کی خرید و فروخت اور اس سے انتفاع کو جائز قرار دیتے ہیں۔ البتہ امام شافعی اس حکم سے کتے اور خنزیر کی کھال کو مستثنی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے اصحاب نے کتے اور دوسرے جانوروں کی کھالوں کے درمیان فرق روا نہیں رکھا ہے۔ اور خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کی کھالوں کو دباغت کے بعد پاک قرار دیا ہے۔ امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ دباغت کے بعد اس کھال کو صرف بیٹھنے کے مصرف میں لیا جاسکتا ہے، اسے فروخت کرنا یا اس پر نماز پڑھنا درست نہیں۔ امام لیث بن سعد کا مذہب ہے کہ مردے کی کھال دباغت سے قبل بھی فروخت کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ خریدار کو اس سے آگاہ کردیا جائے۔(۴۸)

(۲) اصول الفقہ المسمی بالفصول فی الاصول:

یہ امام جصاص رحمہ اللہ کی اصول فقہ میں نہایت اہم کتاب ہے، حال ہی میں کویت کی وزارۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الاوقاف والشئون الاسلامیہ نے دکتور عجیل جاسم النشمی کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔ کتاب کے شروع میں ڈاکٹر نشمی کا ۷۳ صفحات پر مشتمل قیمتی مقدمہ ہے، جس میں امام جصاص رحمہ اللہ کے حالات، ان کی تصنیفات اور مذکورہ کتاب کا پورا تعارف کرایا گیا ہے۔ یہ کتاب احکام القرآن سے پہلے لکھی گئی ہے، اسے امام جصاص رحمہ اللہ نے، احکام القرآن، کے مقدمہ کے طور پر لکھا تھا۔ جیسا کہ انھوں نے احکام القرآن کے مقدمہ میں اشارہ کیا ہے، (۴۹)

جلد اول مقدمہ اور فہرست کے ساتھ ۳۴۴ صفحات پر مشتمل ہے "عام" کی بحث سے ابتدا ہوئی ہے اور

"الخبرین اذاکان کل واحد منهما عاما من وجه وخاصا من وجه اخر"

پر ختم ہو گئی ہے جلد دوم صفة البیان سے شروع ہو کر "نسخ القرآن بالسنة" کی بحث پر ختم ہو گئی ہے اس کے صفحات ۳۷۹ ہیں، جلد سوم "ذکر نسخ الناسخ من الاحکام" سے شروع ہو کر "القول فی النافی وہل علیه دلیل" پر ختم ہو گئی ہے، اس کے صفحات ۴۱۴ ہیں۔

(۳) شرح الجامع الکبیر:

الجامع الکبیر امام ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی رحمہ اللہ (م ۱۸۷ھ) کی فروع میں نہایت اہم کتاب ہے، علامہ سمر قندی (م ۳۷۳ھ)، فخر الاسلام بزدوی (م ۴۸۲ھ)، قاضی دبوسی (م ۴۳۲ھ) امام برہان الدین صاحب المحیط، شمس الائمۃ الحلوانی (م ۴۴۳ھ) شمس الائمۃ السرخسی (م ۴۸۳ھ) محمد بن علی الجرجانی (م ۳۴۷ھ)، جمال الدین الحصیری (م ۶۳۶ھ) ملک معظم، امام ابو نصر البخاری (م سن ۵۸۶ھ) اور امام طحاوی (۳۲۱ھ) جیسے اجلۂ علماء نے "الجامع الکبیر" کی شرحیں لکھی ہیں، امام جصاص رحمہ اللہ نے بھی اس کی شرح لکھی تھی۔ صاحب کشف الظنون اور دیگر مؤرخین نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (۵۰) تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا۔

(۴) شرح الجامع الصغیر:

یہ بھی امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ کی معرکۃ الآراء کتاب، الجامع الصغیر، کی شرح ہے۔ یہ کتاب فقہ حنفی کی قدیم اور بڑی معتبر کتاب ہے، اس میں ۵۳۲ مسائل ذکر کئے گئے، جن میں سے ۱۷۰ مسائل میں اختلاف ذکر کیا گیا ہے۔ قیاس اور استحسان صرف دو مسئلوں میں بیان کیا گیا ہے، اس کے مشہور شارحین میں امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ (م ۳۲۱ھ) اور امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (م ۳۷۰ھ) ہیں۔ (۵۱)

امام جصاص رحمہ اللہ کی شرح الجامع الصغیر ابھی تک طبع نہیں ہوئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۵) شرح المناسک:

یہ امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب ، المناسک ، کی شرح ہے، (۵۲) علامہ ابن الندیم نے اس کا نام ، کتاب المناسک ، بتایا ہے. (۵۳) اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے، لطیف ، اور بڑی عمدہ کتاب ہے، (۵۴) یہ بھی غالباً شائع نہیں ہوئی ہے۔

(۶) شرح مختصر الطحاوی:

مختصر الطحاوی امام ابو جعفر طحاوی (م ۳۲۱ھ) کی فقہ میں بڑی جامع کتاب ہے۔ اور فقہ حنفی میں لکھی جانے والی سب سے پہلی مختصر ہے، اس کا اسلوب اور طرز نگارش، "مختصر المزنی" جیسا ہے، مختلف ائمہ نے اس کی شرحیں لکھی ہیں، جن میں امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ان کی مصنفات میں شرح مختصر الطحاوی کو صاحب کشف الظنون (۵۵) ابن الندیم (۵۶) تقی الدین الغزی (۵۷) صاحب ہدیۃ العارفین (۵۸) اور علامہ عبدالحی لکھنوی (۵۹) نے شمار کیا ہے، شرح مختصر الطحاوی للرازی رحمہ اللہ کا ایک مخطوطہ استنبول کے مکتبہ سلیمانیہ میں ۷۱۷ نمبر کے تحت پایا جاتا ہے۔ (۶۰)

(۷) شرح آثار الطحاوی:

امام جصاص رحمہ اللہ کی "شرح آثار الطحاوی" کا تذکرہ راقم الحروف کو صرف "اصول الفقہ المسمی بالفصول فی الاصول" کے مقدمہ میں ملا (۶۱) دیگر مؤرخین نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ امام طحاوی کی مصنفات میں بھی "شرح آثار الطحاوی" نامی کسی تصنیف کا پتہ نہیں چلتا ہے، کتاب الآثار امام محمد بن الحسن الشیبانی کی تصنیف ہے، صاحب کشف الظنون نے ذکر کیا ہے کہ امام طحاوی نے اس کی شرح کی تھی (۶۲) غالباً شرح آثار الطحاوی "اسی کی شرح الشرح ہے۔

(۸) مختصر اختلاف الفقہاء للطحاوی:

اختلاف العلماء امام طحاوی کی بڑی ضخیم کتاب ہے جو ۱۳۰ حصوں پر مشتمل ہے، امام رازی رحمہ اللہ نے اس کی تلخیص کی تھی، یہ تلخیص استنبول کے مکتبہ جار اللہ ولی الدین میں مخطوط کی شکل میں ہے۔ (۶۳)

(۹) شرح ادب القاضی للخصاف:

ادب القاضی امام ابو بکر احمد ابن عمرو الخصاف (م ۲۶۱ھ) کی نہایت عمدہ تصنیف ہے جو ۱۲۰ ابواب پر مشتمل ہے، مختلف ائمہ نے اس کی شروحات لکھی ہیں، جن میں امام جصاص رحمہ اللہ بھی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۰) شرح مختصر کرخی رحمہ اللہ:

امام جصاص رازی رحمہ اللہ کے استاذ و شیخ امام ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ نے۔ مختصر کے نام سے فقہ میں ایک اہم کتاب لکھی تھی، جس میں اختصار و ایجاز کے ساتھ فقہ حنفی کے مسائل جمع کئے گئے تھے امام رازی رحمہ اللہ نے اس کی شرح لکھ کر اس سے استفادہ آسان کردیا۔

(۱۱) شرح الاسماء الحسنی:

(۱۲) جوابات المسائل: (۶۵)

(بشکریہ سہ ماہی بحث و نظر شمارہ اپریل جون ۱۹۹۱ء)

حوالہ جات

۱۔ تذکرۃ الحفاظ ۳/۷۸۸ طبع: داراحیاء التراث العربی، الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیہ ۱/۱۲۴۔ ھدیۃ العرفین ۱/۶۶ بیروت، لبنان۔

۲۔ الفوائد البہیہ ص ۲۸

۳۔ بحوالہ بالا تمہید اصول فقہ المسمی بالفصول فی الاصول: ص ۱/۱۲ بحوالہ رواضات الجنات ص: ۲۰

۴۔ بحوالہ بالا

۵۔ فوائد البہیہ: ص ۲۷

۶۔ تذکرۃ الحفاظ ۳/۲۸

۷۔ فوائد البہیہ: ص ۳۶۔ الطبقات السنیہ ۱/۱۴۱۔ تمہید اصول فقہ المسمی بالفصول فی الاصول ۱/۱۳

۸۔ تذکرہ الحفاظ ۳/۷۸۸، سیر اعلام النبلاء، شمس الدین ذہبی ۱۵/۲۴۵

۹۔ فوائد البہیہ: ص ۲۷

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ تذکرۃ الحفاظ ۳/۷۸۸، سیر اعلام النبلاء ۱۵/۲۴۵

۱۲۔ الطبقات السنیہ ۱/۱۴۳ فوائد البہیہ: ص ۷ مقدمہ احکام القرآن ۱/۴

۱۳۔ بحوالہ الفوائد البہیہ ص ۲۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۴- الطبقات السنیۃ ۱/۲۱۴

۱۵- شذرات الذھب ۳/۱۷، دار الفکر

۱۶- فوائد البھیہ ص: ۲۷

۱۷- الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ ۱/۱۳۴۔ تمھید اصول الفقہ المسمی بالفصول فی الاصول ۱/۱۳

۱۸- بحوالہ بالا

۱۹- تذکرۃ الحفاظ ۳/۷۸۸

۲۰- سیر اعلام النبلاء ۱۵/۴۴۵

۲۱- بحوالہ الفوائد البہیہ، ص ۲۸۔

۲۲- ایضاً

حاشیۃ الفوائد البھیہ ص: ۱۶

۲۳- معجم المؤلفین ۲/۷ ط۔ دار الاحیاء التراث العربی، بیروت۔

۲۴- شذارت الذھب ۳/۱۷ ط دار الفکر

۲۵- کتاب المنتظم ۷/۱۰۵

۲۶- الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ ۱/۴۱۲

۲۷- حاشیہ الفوائد لبھیہ ص: ۱۶

۲۸- بحوالہ تمھید اصول الفقہ ۱/۱۵

۲۹- تراجم الرجال ص: ۴

۳۰- النجوم الزاھرۃ ۴/۱۳۸

۳۱- تاریخ بغداد ۴/۳۱۴

۳۲- البدایہ والنھایہ ۱۱/۲۹۷

۳۳- العبر فی خبر من غبر ۲/۳۵۴

۳۴- تذکرۃ الحفاظ ۳/۷۸۸

۳۵- شذرات الذھب ۳/۱۷

۳۶- کتاب المنتظم ۷/۱۰۵

۳۷- بدائع الصنائع ۴/۲۰۹۶

۳۸- الطبقات السنیہ ۱/۴۱۵ الفوائد البھیہ ص: ۲۸۔ شذرات الذھب ۳/۱۷

۳۹- فوائد البھیہ ص: ۲۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۰- سیر اعلام النبلاء ۲۴۶/۱۵
۴۱- تذکرۃ الحفاظ ۸۲۸/۳
۴۲- تعلیق السید النعسانی علی حاشیۃ الفوائد البہیہ ص:۱۶
۴۳- الفہرست ص:۴۴۰
۴۴- الفوائد البہیہ ص:۲۸ آپ کی کتاب اصول فقہ کے موضوع پر کویت سے شائع ہوئی ہے۔
۴۵- ہدیۃ العارفین ۶۷/۱ شرح ادب القاضی للجصاص رحمہ اللہ کا مخطوطہ نسخہ ہمدرد لائبریری، ہمدرد نگر میں موجود ہے۔
۴۶- کشف الظنون حاجی خلیفہ ۲۰/۱
۴۷- مقدمہ احکام القرآن للطبری ۱۴/۱
۴۸- احکام القرآن ۱۱۵/۱ص:۲
۴۹- جلد رابع پریس میں تھی کہ سانحہ کویت پیش آگیا اور اس طرح سے اہل علم ایک گوہر نایاب سے محروم ہو گئے۔ خدا کرے یہ جلد بھی شائع ہو کر امت کے ہاتھوں تک پہنچے۔ (نسیم)
۵۰- کشف الظنون ۵۶۸/۱ الفوائد البہیہ ص:۲۸ معجم المؤلفین ۷/۲ ہدیۃ العارفین ۶۷/۱، الطبقات السنیہ ۴۱۵/۱۔ الفہرست ص:۴۱۰
۵۱- کشف الظنون ۵۶۲/۱-۵۶۱، ہدیۃ العارفین ۶۷/۱
۵۲- کشف الظنون ۱۸۳/۲، ہدیۃ العارفین ۶۷/۱
۵۳- الفہرست ص:۴۴
۵۴- ایضاً۔
۵۵- کشف الظنون ۱۶۲۷/۲
۵۶- الفہرست ص:۴۴۰
۵۷- طبقات سنیہ ۴۱۵/۱
۵۸- ہدیۃ العارفین ۶۷/۱
۵۹- الفوائد البہیہ ص:۲۸
۶۰- مقدمہ اصول الفقہ ۲۲/۱
۶۱- اصول فقہ ۲۲/۱
۶۲- کشف الظنون ۱۳۸۴/۲
۶۳- کشف الظنون ۳۲/۱
۶۴- کشف الظنون ۴۶/۱
۶۵- الفوائد البہیہ ص:۲۸، طبقات سنیہ ۴۱۵/۱

© rasailojaraid.com